بدھ
۴- جنوری ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۴ | بدھ - ۲ شعبان - ۱۴۱۵ھ ۴- صلح ۱۳۷۴ ہش ۴- جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون (-) یعنی (جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھا دیتے ہیں) کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے اور اسے اطمینان قلب عطا کرتا ہے اور اگر خود دل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو اور اعتقاد شرک و بدعت سے ملوث ہو تو وہ دعا ہی کیا ہے اور وہ طلب ہی کیا ہے جس پر نتائج حسنہ مترتب نہ ہوں۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امیدوں کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازہ پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذب نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لیکر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۸۵-۲۸۶)

دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

الغرض وعظ کا اصل تو مختصر تھا۔ مگر مضمون لمبا ہو گیا ہے۔ اس لئے پھر میں مختصر الفاظ میں کہتا ہوں کہ اصل غرض اور منشاء دین کا سعادت اور شقاوت کی راہوں کا بیان کرنا ہے۔ ایمان باللہ۔ ایمان بالملائکہ۔ اللہ کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان۔ جزا و سزا پر ایمان ہو۔ اور پھر اس ایمان کے موافق عملدرآمد ہو اور ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ کرو۔ آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو۔ کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی قوم نے احتیاط کی۔ اور وہ کامیاب ہو گئے (-)

اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہش مردہ ہوں۔ اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو۔ یا نہیں۔ استغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔

(از خطبہ جنوری ۱۹۰۳ء)

دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کو مورخہ ۳- جنوری ۱۹۹۵ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نو مولود کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تصور احمد عطا فرمایا ہے۔ نو مولود مکرم عبد المنان صاحب شکور پارک ربوہ کا پوتا اور مکرم پروفیسر حفیظ احمد اعوان صاحب صدر جماعت احمدیہ ملتان شہر کا نواسہ ہے۔ یہ بچہ خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ احباب کرام سے نو مولود کی صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا ہونے اور نیک و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم اسفند یار منیب صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم احمد عبد المنیب صاحب آف ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد حال مقیم ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ رضیہ کوکب صاحبہ بنت مکرم مرزا قائم دین صاحب آف راہوالی گوجرانوالہ بعوض دس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۱۸- نومبر ۹۴ء بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا۔

بعد ازاں مورخہ ۲۳- نومبر ۹۴ء تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ برات ربوہ سے راہوالی گئی تھی۔ اگلے روز ان کی رہائش گاہ ۳۵-۱۲ فیکٹری ایریا ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مربیان سلسلہ۔ عہدہ داران و کارکنان سلسلہ کے علاوہ اہل محلہ کی بیشتر تعداد نے شمولیت فرمائی۔ بعد از طعام مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۴- صلح- ۱۳۷۴ ھش ۴- جنوری ۱۹۹۵ء

قربانی کی اعلیٰ اغراض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو وہ دیکھے گا کہ نہ صرف وہ خود قربانی کرتا ہے بلکہ اس کے ماحول میں رہنے والے اور اس سے دور دور تک کے لوگ بھی اس کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں قربانی کرتے ہیں۔ ہماری زندگی معاشرے کو چاہتی ہے۔ اور معاشرہ ایسی بات کا نام ہے کہ متعدد لوگ اکٹھے رہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ ایک دوسرے کے کام آئیں۔ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ مدد کرنا بھی قربانی چاہتا ہے اور کسی کے کام آنا بھی قربانی چاہتا ہے اور انسانی زندگی عبارت ہی اس بات سے ہے کہ انسان قربانی کرے۔

بعض اوقات اسے مجبوراً قربانی کرنی پڑتی ہے اور بعض اوقات اسے ارادۃً قربانی کرنی پڑتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ قربانی کرے۔ بچے کی بقا کے لئے جو قربانیاں والدین کرتے ہیں وہ ایسی فطری قربانیاں ہوتی ہیں کہ ارادہ نہ بھی شامل ہو کوئی مجبوری بھی نہ ہو تو وہ قربانی ہوتی چلی جاتی ہے یعنی والدین کو قربانی کرنی ہی پڑتی ہے۔ وہ قربانی اس لئے نہیں کرتے کہ بچہ بڑا ہو کر ان کی مدد کرے گا۔ ان کی خدمت کرے گا۔ بلکہ یہ فطری جذبہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں رکھ دیا ہے۔ کہ بچہ جسے ماں نے جنم دیا ہے اس کے لئے وہ فطری طور پر ہر لمحہ اور ہر رنگ میں قربانی کرتی ہے۔

قربانی کے متعلق اگر مزید غور کیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ قربانیاں ہلکی قسم کی ہیں اور کچھ بڑی بھاری وزنی قسم کی۔ کچھ قربانیوں کے نتائج چھوٹے چھوٹے نکلتے ہیں اور کچھ قربانیوں کے نتائج بہت عظیم ہوتے ہیں۔ مثلاً جو قربانی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کی جائے وہ یقیناً عظیم نتائج پیدا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو جو اس کی رضا کے لئے قربانی کرتا ہے پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گا۔ اس پر اپنے پیار اور محبت کی نظر ڈالے گا اور اس کا ہو جائے گا۔ اب جو قربانی خدا کے لئے کی گئی ہے چونکہ اس کی رضا کی خاطر کی گئی ہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی اس کا ماحصل یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا ہو جائے گا۔ کہا جا سکتا ہے کہ انسان خدا کا ہو گیا اور خدا انسان کا ہو گیا۔ اس سے عظیم تر نتیجہ کیا نکل سکتا ہے۔ یہ ایک اعلیٰ غرض ہوئی قربانی کی۔ یعنی خدا کی رضا کا حصول۔

دوسری بات جو اعلیٰ اغراض میں شامل ہے۔ اور جسے سرفہرست رکھا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان قربانی کرنے کے بعد اپنے عمل کو ثبات عطا کرے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک قربانی کی اور دل میں افسوس کے جذبات پیدا ہوئے کہ او ہو یہ کیا ہو گیا۔ بشاشت پیدا ہو۔ اور وہ قربانی قبول کی جائے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ عمل بھی زندہ و تابندہ ہو جائے گا اور اس کے بعد مزید ایسے اعمال بجالانے کی توفیق ملے گی جو نیکیوں میں شامل ہونگے۔ گویا کہ قربانی کی دوسری غرض جسے سرفہرست رکھا جا سکتا ہے یہ ہے کہ قربانی سے انسان اپنے اعمال کو ثبات عطا کرتا ہے اور اپنے اعمال کے تسلسل کو جاری کرتا ہے۔

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک قربانی کرنے والی جماعت ہے اس کا آغاز دیکھئے۔ چھوٹی چھوٹی قربانیاں جو قیمت میں چھوٹی لیکن قدر میں بہت بڑی تھیں۔ مثلاً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان لوگوں کے نام لکھے ہیں جنہوں نے دو دو آنے چندہ دیا۔ لیکن وہی لوگ جو دو دو آنے چندہ دیتے تھے ان کی اولادوں نے خدا کے فضل سے اس تسلسل کو جاری رکھا۔ اس کو زندہ و تابندہ رکھا اور اس کو ایسا ثبات بخشا کہ اب وہ روپے بلکہ لاکھوں روپے۔ صرف روپے کہنا کافی نہیں لاکھوں روپے چندہ دیتے ہیں۔ اور جماعت کی ضروریات بھی اس وقت یہی تقاضا کرتی ہیں کہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ چندہ دینے والے ہوں۔ اور زیادہ سے زیادہ مقدار میں چندہ دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں لاکھوں افراد ایسے موجود ہیں جو نہایت بشاشت کے ساتھ چندہ دیتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کے چندے کی مقدار بھی لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ یہ پہلی قربانیوں کی قبولیت کی ایک دلیل ہے۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت ہمیشہ تعداد میں بھی بڑھتی رہے۔ اور چندوں میں بھی بڑھتی رہے۔ اور ہر شخص کو زیادہ سے زیادہ چندہ دینے کی توفیق ملے۔ اور اللہ تعالیٰ چندوں کی قبولیت کو اس طرح ظاہر کرے کہ ان لوگوں پر اپنے پیار اور محبت کی نظر ڈالے اور ان کے اعمال کو ثبات عطا کرے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خوش نویسی کی اگر ہے آرزو
لکھتے رہنے کو بنا لے اپنی خُو
ہر ہُنر کا راز ہے مشقِ ہنر
اور اسی میں ہے ہُنر کی آبرُو

ابو الاقبال

○

نظم

دکھا دے مجھے جلوۂ جاں نواز
نہ ہو سوز کوئی اگر ہو ساز

مجھے اپنی خدمت کا موقعہ عطا کر
تُو ہو بندہ پرور بنوں مَیں ایاز

میری جان تجھ پر مَیں قربان ہوں
کہ تازہ رہے تاکہ رسمِ حجاز

اس میں تو ہے زندگی کا سکوں
اس میں تو ہے کامیابی کا راز

مِرا عشق دنیا سے پنہاں رہے
حقیقت ہو ظاہر ہے مشکل جواز

مِری ہمت اور جدوجہد ایسی ہو
برابر ہوں مجھ کو نشیب و فراز

تیرے مے کدہ اور خُم کی ہو خیر
ملے ساقیا تجھ کو عمر دراز

مِری بندگی ہو خدا کے لئے
اُس کے لئے ہو مِری ہو نماز

خدا کر دے گوہر خطائیں معاف
رہے تجھ کو دارَین میں سرفراز

محمد ذوالفقار علی خان گوہر

تمام نیکیوں کا ایک بھاری ذریعہ آخرت پر ایمان بھی ہے

تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا۔ اور دونوں جہانوں میں گیا گزرا ہوا۔ اس لئے آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان

تیل کا بحران

کہتے ہیں کہ آج سے سوڈیڑھ سو سال قبل گھروں کو روشن کرنے کے لئے مچھلی کا تیل استعمال کیا جاتا تھا لیکن جوں جوں دنیا کی آبادی بڑھتی گئی مچھلی کا تیل کمیاب ہونے لگا اور اس کی قیمت میں اضافہ ہو گیا۔ اس صورت حال کے پیش نظر کسی متبادل ایندھن کی ضرورت شدت سے محسوس ہونے لگی۔ خوش قسمتی سے عین وقت پر کوئلہ کی دریافت ہو گئی اور ایک نئے دور کا آغاز ہو گیا۔ سٹیم انجن تیار ہونے لگے جنھوں نے انسانی زندگی میں غیر معمولی تبدیلی پیدا کر دی۔ بطور وسیلہ توانائی کوئلہ ایک لمبے عرصہ تک استعمال ہوتا رہا بلکہ اب بھی استعمال ہو رہا ہے اور ہماری بہت سی ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ اس کی بدولت ایک صنعتی انقلاب پیدا ہو گیا جس کے اثرات روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتے گئے۔ نئی نئی ایجادات معرض وجود میں آئیں اور روز مرہ کی زندگی یکسر بدل گئی۔ جب کوئلہ کی مانگ اور کھپت بہت بڑھ گئی تو ایک وقت ایسا آگیا جب اس کی پیداوار بھی ناکافی ہونے لگی۔ تب قدرت الٰہی سے ایک نئے ایندھن یعنی معدنی تیل کا بندوبست ہو گیا۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے اب ہماری کاریں، ٹرک اور ٹرینیں بھی تیل کی بدولت دوڑتی نظر آتی ہیں۔ ہوائی سفر بھی پٹرول کی بدولت ہی طے ہو رہے ہیں۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ نہ صرف سفر کی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں بلکہ وہ ملکی دفاع اور جنگ میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جہاں تیل کی کھپت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے وہاں اس کی پیداوار بھی ترقی پذیر ہے اور اس کی صفائی (ریفائننگ) کے لئے جدید تکنیک اور نت نئے طریقے استعمال ہو رہے ہیں۔

تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تیل کے ثابت شدہ محفوظ ذخائر کی صورت گذشتہ تیس چالیس سال کے دوران کچھ اس طرح تھی۔

ثابت شدہ محفوظ ذخائر کی مقدار بلین بیرلوں میں

۱۹۵۸ء قریباً ۳۰۰ بلین۔

۱۹۶۱ء ۴۰۰ بلین۔

۱۹۶۸ء ۵۰۰ بلین۔

۱۹۷۶ء ۷۵۰ بلین۔

۱۹۸۸ء ۸۰۰ بلین۔

۱۹۹۱ء ۱۰۰۰ بلین۔

واضح رہے کہ ایک بلین مساوی ہے ۹(۱۰) کے۔ یعنی اگر ۱۰ کے عدد کو ۱۰ سے ۹ مرتبہ ضرب دی جائے تو جو مقدار حاصل ہو گی وہ ایک بلین کہلاتی ہے۔ ہماری گنتی کے مطابق وہ ایک ارب ہوئی۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ ایک معیاری بیرل (Barrel) میں ۴۲ گیلن تیل سماتا ہے۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فی الوقت تیل توانائی حاصل کرنے کا ایک ایسا موثر ذریعہ ہے جو وافر مقدار میں قابل حصول ہے اور اغلباً وہ لمبے عرصہ تک قابل حصول رہے گا۔ آگے کسی وقت متبادل ذرائع کی ضرورت پڑی تو وہ رفتہ رفتہ ہی استعمال ہوں گے۔ ابھی فوری قلت کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انٹرنیشنل انرجی ایجنسی کا اندازہ یہ ہے کہ تیل کی کھپت میں ۱ء۸ سے ۲ء۰ فی صد سالانہ کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے۔

تیل کے مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہوتا ہے کہ امریکہ میں یہ مسئلہ بار بار زیر بحث لایا گیا کہ دنیا میں تیل کے ذخائر لامحدود نہیں ہیں اور وہ کسی وقت بھی ختم ہو سکتے ہیں اس لئے توانائی کے حصول کے لئے متبادل ذرائع پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ۱۹۴۴ء میں ہی سیکرٹری وزارت داخلہ اور پٹرولیم کے افسر اعلیٰ نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ ۱۴۔ سال بعد تیل کی قلت محسوس ہونے لگی گی۔ ان کا اندازہ تھا کہ امریکہ کے پاس صرف ۲۰ بلین بیرل تیل کے محفوظ ذخائر موجود ہیں لیکن ان کے اس بیان کے بعد صرف امریکہ میں ہی ۳۲۰ بلین بیرل تیل نکلا جا چکا تھا۔ بظاہر یہ بات غلط نظر آتی ہے کہ تیل کے ذخائر لامحدود ہیں اور وہ کبھی ختم نہیں ہوں گے لیکن فی الوقت ان کے ختم نہ ہونے کے دعویٰ کی بنیاد معاشیات کے اصول اور علم الارض (جیالوجی) پر ہے۔ علم الارض کے مطابق یہ سوچ غلط ہے کہ تیل کے محفوظ ذخائر ایک بڑے ملک شیک (Milk Shake) کی طرح ہیں کہ ان میں ایک سوراخ کر کے اور نلی ڈال کر انہیں چوس کر باہر نکال لیا جائے۔ کسی ذخیرہ پر مٹی کا جو زبردست قدرتی دباؤ پڑتا ہے اس کی وجہ سے وہ ۲۰ تا ۳۰ فیصد نچڑ کر باہر آجاتا ہے۔ مزید ۵۰ سے ۶۰ فیصد تک اسے ترقی یافتہ ٹکنالوجی کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ وہ صورت ہے جہاں معاشیات (اکنانکس) اثر پذیر ہوتی ہے۔ اعلیٰ ٹیکنالوجی کو بروئے کار لانے میں روپیہ صرف ہوتا ہے اور قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ ۱۹۴۴ء میں تیل کی قیمت امریکہ میں ۲۰ ڈالر فی بیرل رہی۔ لیکن ترقی یافتہ ٹکنالوجی کے استعمال کے بعد یہ قیمت برقرار نہیں رہ سکتی۔ اس کے لئے بڑی گہری کھدائی کرنی پڑے گی۔ موجودہ اندازے کے مطابق تیل کے ذخائر کی مقدار ۲ء۵ ٹرلین سے کم نہیں۔ (ایک ٹرلین = ۱۲(۱۰) یعنی دس کھرب۔) اور یہ مقدار ۴۰ سال سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے کافی ہے۔ علاوہ ازیں بارہویں ورلڈ پٹرولیم آئل کانگریس منعقدہ مئی ۱۹۹۴ء کے مطابق بٹومن (Btumen)۔ شیل آئل (Shale Oil) اور تیل بردار ریت کی تہوں میں بھی ۱۴ ٹرلین بیرل تیل موجود ہے جو وقت ضرورت کام آسکتا ہے۔ پھر مصنوعی طریقے پر کوئلہ سے ترکیبی رنگ (Synthesis) میں بھی حسب ضرورت تیل تیار کیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق اور اندازے تو وہ ہیں جو ماہرین ارضیات و معاشیات نے اپنی اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق پیش کئے ہیں۔ یہ اس الٰہی ارشاد کی توثیق کرتے ہیں جس کا ذکر فرقان حمید میں اس طرح کیا گیا ہے کہ ہم نے ہی انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے اور اس کی ترقی کے لئے جن سامانوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کو بھی ایک اندازے کے مطابق مہیا کرتے جاتے ہیں۔ جس قدر اس کے علم و آگہی میں اضافہ ہوتا ہے اس کے مطابق ہم نئے حقائق سے اس کو روشناس کرتے اور پیش آمدہ ضروریات کو پورا کر دیتے ہیں۔ ان کا حسب ضرورت اور عین وقت پر مہیا کر دینا اس بات کی ایک واضح دلیل ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے جو علام الغیوب اور حکیم و خبیر ہے۔ سب تغیرات اس کے اذن سے ہو رہے ہیں۔ زمین کی پاتال سے لے کر آسمان کی انتہائی بلندیوں تک اس کا حکم کارفرما ہے۔ ایک پتا بھی اس کے اذن کے بغیر نہیں ہلتا۔ کیسا احمق ہے وہ انسان جو اپنے علم و انکشافات پر نازاں ہوتا اور فخر کرتا ہے۔ روس کے سائنسدانوں نے جب راکٹ آسمان کی بلندیوں کی طرف چھوڑے تو بڑے کبر و غرور سے کہا کہ ہمیں تو خدا کا کہیں پتہ نہیں لگا۔ یہ سب انسانی تخیل و واہمہ کا کرشمہ ہے کہ وہ قدرتی تغیرات کو ایک متصرف خالق کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن اس بڑہانکنے والوں کا حشر یہ ہوا کہ جلد ہی ان کی اپنی عظیم ریاست شکست و ریخت سے دوچار ہو گئی۔ غرض ہر صحیح الفطرت انسان یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ایک علام الغیوب اور قادر و توانا خدا ہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اور وہی اس لائق ہے کہ انسان کمال عجز کے ساتھ اس کے سامنے اپنی عبودیت کا اقرار کرے۔ اس کا فرمان یہی ہے کہ "ہم نے جن و انس کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ ہمارے عبد بن جائیں۔"

نسیم سیفی

ایک نئی بات

بتایا جاتا ہے کہ پاکستان میں ہر سال پچاس لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور عام طور پر پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کی تعداد دو کروڑ ہوتی ہے۔ دیگر ترقی پذیر ممالک کی طرح یہاں بھی شرح اموات زیادہ ہے۔ بچوں کے لئے دو بیماریاں مہلک ثابت ہو سکتی ہیں۔ یہ ہیں نمونیا اور اسہال۔ چند سال پہلے ان دونوں بیماریوں سے بہت زیادہ اموات ہوتی تھیں اور کہا جا سکتا ہے کہ ان دونوں بیماریوں میں سے بھی اسہال زیادہ تر اموات کا باعث بنتے تھے۔ اب نمکول یا او۔ آر۔ ایس کے ذریعے کسی حد تک اس بیماری پر کنٹرول حاصل کر لیا گیا ہے۔ اب بچوں کی ہلاکت کے لئے نمونیا کی بیماری سرِفہرست ہے۔ پاکستان میں سردی بھی ٹھیک ٹھاک پڑتی ہے۔ اور بچے سردی کی پرواہ بھی کم کرتے ہیں۔ اس لئے بچوں کو نمونیہ جلد ہو جاتا ہے۔ اسی بات کے پیش نظر بتایا گیا ہے کہ حکومت نے ایک پروگرام جاری کیا ہے جو تنفس کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے ہے۔ اس میں نمونیہ کی تشخیص کرنا یعنی اوائل ہی میں تشخیص کرنا اور اس کا صحیح علاج شامل ہے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ملک بھر کے تمام حکومتی کلینکس میں یہ تو ممکن نہیں کہ ایکسرے کا سامان موجود ہو۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں اور قصبوں میں جو کلینکس ہیں وہاں تو شائد ہی کسی جگہ ایکسرے کا سامان موجود ہو گا۔ اور کہا یہ جاتا ہے کہ بدقسمتی سے بہت سے ڈاکٹروں کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ ایکسرے کے بغیر نمونیہ کی تشخیص ممکن نہیں۔ حالانکہ جس مستند ڈاکٹر سے ہم نے یہ باتیں سنی ہیں جو ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں وہ امراض بچگان کے ماہر ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ ڈاکٹروں کی یہ بات قطعاً" غلط ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نمونیا کے لئے دو باتیں دیکھی جا سکتی ہیں ایک تو بچے کے سانس کی فی منٹ رفتار دیکھی جائے۔ اگر رفتار تیز ہو یعنی معمول سے تیز ہو تو سمجھا جا سکتا ہے کہ بچے کو نمونیا کا امکان ہے۔ دوسری بات جسے دیکھنا ضروری یہ ہے کہ بچہ جب سانس لیتا ہے۔ تو اس کی نیچے کی پسلیاں

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

دارالفتوح - قادیان

بچپن کا زمانہ- غموں اور فکروں سے آزاد زمانہ ہر شخص کو ہی یاد رہتا ہو گا- مگر وہ بچپن جو قادیان کے علمی و روحانی ماحول میں نابغۂ روزگار ہستیوں کے زیر سایہ گزرا وہ تو زیادہ ہی حسین و پیارا تھا- پچھلے دنوں الفضل میں بعض بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر آتا رہا- حضرت میر محمد اسماعیل کے حالات بھی شائع ہوئے- پڑھ کر بہت سی یادیں تازہ ہوئیں- اس مضمون میں یہ بھی لکھا تھا کہ حضرت میر صاحب دارالعلوم میں رہتے تھے- میری پیدائش قادیان کی ہے- ۱۹۴۷ء تک جب میں مدرسہ احمدیہ کی پہلی کلاس کا طالبعلم تھا وہاں ہی رہا- تقسیم ملک کے بعد بھی متعدد دفعہ قادیان کی زیارت کی سعادت حاصل کر کے اپنی یادوں کو تازہ کرنے کا موقع ملتا رہا- میری یادداشت کے مطابق حضرت میر صاحب دارالفتوح میں رہائش فرما تھے- ایک بزرگ سے بات ہوئی وہ بتانے لگے کہ تاریخ احمدیت اور ایک دوسری کتاب میں تو دارالعلوم ہی لکھا ہے- اس پر سوچتے سوچتے قادیان کی اور اپنے محلے کی بہت سی یادیں تازہ ہوتی گئیں- (ممکن ہے اس موضوع پر کوئی اور "قادیانی" بہتر روشنی ڈال سکتے ہوں-)

حضرت مولوی شیر علی اور حضرت میر صاحب کے مکانات بالمقابل ریتی چھلہ کی شمالی جانب واقع تھے ریتی چھلہ ایک میدان تھا جہاں کسی زمانہ میں بہت ریت ہوتی تھی- اس میدان میں ایک بہت بڑا بڑ کا درخت تھا- حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صبح کی سیر میں بھی اس کا ذکر آتا ہے برسات کے موسم میں وہاں پانی جمع ہو جاتا تھا اور بچے ہی نہیں بڑے بھی پانی میں نہانے اور کشتی رانی کے مزے لیا کرتے تھے- اسی میدان کی مناسبت سے محلہ دارالفتوح کو "محلہ ریتی چھلہ" بھی کہدیا جاتا تھا- حضرت مولوی شیر علی صاحب کی ایک صاحبزادی محترمہ خدیجہ بیگم ہمارے محلہ دارالفتوح کی لجنہ کی صدر تھیں- میری بڑی بہن امتہ اللطیف صاحبہ ان کی سکرٹری تھیں اس وجہ سے بچپن میں لاتعداد دفعہ حضرت مولوی صاحب کے ہاں جانا اور وہاں بڑے بڑے درختوں پر پڑی ہوئی پینگوں پر کھیلنا خوب یاد ہے- حضرت حافظ غلام رسول وزیر آبادی کا مکان حضرت میر صاحب کے مکان سے آگے اس بڑی ڈھاب کے کنارے پر تھا جو نصرت گرلز ہائی سکول کے سامنے تھی- حضرت حافظ صاحب کے گھر کے سامنے املتاس کا درخت ہوتا تھا اس کے پیلے پیلے پھول موسم میں خوب بہار دکھاتے اور پھر اس پر بڑی بڑی پھلیاں بھی لگا کرتی تھیں جن میں میٹھا میٹھا گودا ہوتا تھا مگر اس کی شہرت یہ تھی کہ اس کے زیادہ کھانے سے دست آنے لگتے ہیں اس لئے اسے کم ہی کھایا جاتا تھا- اسی جگہ ہمارے بزرگ مربی مکرم حافظ بشیرالدین عبیداللہ رہا کرتے تھے جو دارالفتوح کی اطفال الاحمدیہ کے مربی تھے- حضرت میر صاحب کے گھر کے قریباً سامنے ہی مغرب کی طرف ٹھیکیدار علی احمد رہتے تھے جن کا لکڑی کا کاروبار تھا وہ کچھ عرصہ ہمارے محلہ کے صدر بھی رہے اور ان کے ایک فرزند چوہدری سلطان احمد صاحب جو ایک خوبصورت جوان اور بہت عمدہ پگڑی باندھا کرتے تھے ہمارے محلہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے زعیم تھے- اسی پر بس نہیں حضرت مولوی شیر علی صاحب کے مکان سے آگے حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب کی رہائش تھی جو ہمارے استاد مولانا عطاء الرحمان صاحب طالب اور عبدالقادر ضیغم صاحب (مربی امریکہ- نائب وکیل التبشیر) کے والد تھے- مولانا ضیغم ہمارے محلہ کی کبڈی کی ٹیم کے نامور کھلاڑی تھے- سالانہ اجتماع کے موقع پر حافظ بشیرالدین اور مکرم ضیغم صاحب ہمارے محلہ کے لئے علمی اور ورزشی مقابلوں میں ڈھیر سارے انعامات حاصل کیا کرتے تھے-

ابھی تک ان بزرگوں کا ذکر ہوا ہے جو ریتی چھلہ اور دارالعلوم کے درمیانی حصہ سے تعلق رکھتے تھے مگر اس ذکر کے ساتھ محلہ کے اور بعض بزرگ بھی یاد آئے- ریتی چھلہ کے بالکل سامنے مغرب کی طرف ایک چھوٹے سے بالاخانہ پر ہم آٹھ بہن بھائی اپنے بزرگ والدین کے زیر سایہ خوش و خرم بچپن سے لطف اندوز ہو رہے تھے- ریتی چھلہ کی طرف دیکھیں تو سامنے ایک بہت ہی محنتی بزرگ بابا صدر دین صاحب کی دکان تھی جنہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا رفیق ہونے کا شرف حاصل تھا- یہ بزرگ ہاتھ کی چکی پر دال پیستے تھے- اناج کو چننا' صاف کرنا بڑے سلیقہ سے دالیں تیار کرنا ان کا آرٹ تھا- (ان کے ہاں سے ایک روپیہ کا سولہ سیر (قریباً پندرہ کلو) آٹا لینا تو مجھے یاد ہے-) ان کے ساتھ ہی خواجہ محمد دین صاحب کی دکان تھی اس بالاخانہ کی کھڑکی سے جہاں بھائی محمود کا دواخانہ نظر آتا تھا وہاں مشرق کی طرف کسی قدر فاصلہ پر قادیان کا پوسٹ آفس تھا- اس سے پہلے مستری روشن دین صاحب کی آٹا مشین تھی- پوسٹ آفس سے تھوڑا آگے جائیں تو ہمارے محلہ کی بیت الذکر تھی- بہت پرانی یاد یا بزرگوں سے سنی ہوئی باتوں کے مطابق مکرم قریشی محمد افضل صاحب جنہیں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (امام ثالث) نے "بیا مربی" کا خطاب عطا فرمایا تھا کے بڑے بھائی حضرت حافظ محمد احسن قریشی وہاں امامت کراتے تھے- یہ بیت ڈھاب کے کنارے پر تھی برسات میں تو پانی کی وجہ سے رستہ بند ہو جاتا تھا- ڈھاب کے اس پار کچھ فاصلہ پر حضرت منشی سربلند خان صاحب کا مکان تھا- وہ ہمارے محلہ کے صدر اور امام بھی تھے- ان کے مکان کے پاس ہی مکرم سردار مصباح الدین صاحب مربی انگلستان کی رہائش گاہ تھی- اس وقت قادیان میں جو پختہ سڑکیں نظر آتی ہیں وہ تو بہت بعد میں بنی ہیں اس وقت ان گھروں کے پاس سے "دارالنور" کی طرف رستہ جاتا تھا- دوسری طرف "باویان دا باغ" واقع تھا- یہ باغ بھی عرصہ ہوا ختم ہو چکا ہے- یہ دونوں بزرگ ہمیشہ ہی بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے- اس بیت سے شہر کی طرف جائیں تو سب سے پہلے قادیان کا وہ قدیم پرائمری سکول آتا ہے جس کا ہماری تاریخ کی کتابوں میں بھی ذکر ملتا ہے اس سکول کے ساتھ ساتھ ایک تنگ گلی ہے جو احمدیہ چوک یا شہر کی طرف جاتی ہے- اس گلی میں حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کی ہمشیرہ پھوپھی امتہ الرحمان صاحبہ رہتی تھیں- محترمہ خالہ خدیجہ صاحبہ سے پہلے وہی محلہ کی لجنہ کی صدر تھیں- بہت بزرگ دعاگو خاتون تھیں- قاضی منصور بھٹی صاحب کا ہومیو مطب بھی اسی جگہ تھا- ان کے بالمقابل ایک گلی مشرق کی طرف بازار میں جانکلتی تھی- اس جگہ بھی کئی رفقاءِ 'قدیم کی رہائش تھی- مکرم شیخ نورالدین صاحب کا مکان بھی اسی گلی میں تھا ان کی اہلیہ محترمہ گھر پر کپڑے کا کاروبار کرتی تھیں اور سارے قادیان میں "ماسی سکینہ" کے نام سے مشہور تھیں- شہر کی طرف جانے والی گلی کے آخری سرے پر ایک اور رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کی رہائش تھی ان کا خاندان اب فیصل آباد میں بہت اچھا کاروبار کر رہا ہے- اسی گلی کے کونے پر مکرم شیخ صاحب کے مکان کے سامنے حضرت مولانا نورالدین (امام اول) کو گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی تھیں- گلی ختم ہونے پر حضرت قریشی محمد احسن صاحب کا مکان تھا- اس کے سامنے ہی حضرت قاضی سید میر حسن صاحب کا نیا مکان تھا- اور اس کے آگے ہمارے محلہ دارالفتوح کا آخری مکان "خواجہ عبدل صاحب" کا تھا- (اس سے آگے محلہ بیت مبارک تھا)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی رہائش گاہ سے بات چلی تھی بہت سی پرانی اور خوشگوار یادیں تازہ ہوئیں- بعض بزرگوں کا ذکر خیر کرنے کی سعادت ملی- کئی بزرگوں کا ذکر رہ بھی گیا ہو گا- میں سوچ رہا ہوں کہ یادوں کا یہ سلسلہ محلہ دارالفتوح کی حد بندی سے زیادہ غالباً جلسہ سالانہ کے ایام میں قادیان کی زیارت سے محرومی کی وجہ سے ہے- وہ بہاریں وہ رونقیں دنیا بھر میں پھیل گئیں- ان کا سایہ بڑھتا اور پھیلتا گیا مگر کیا ہم پھر وہ بہاریں یہاں ربوہ اور قادیان میں بھی دیکھ پائیں گے؟

اے خدا زود آ و برما ابرِ رحمت ہا ببار
یا مرا بردار یارب زیں جہانِ آتشیں

بقیہ صفحہ ۳

بجائے باہر کی طرف آنے کے اندر کی طرف مڑتی ہیں- اگر ڈاکٹر ان دونوں باتوں کی طرف توجہ دے تو اسے یہ بات سمجھنے میں آسانی ہو سکتی ہے کہ بچے کو نمونیا ہو گیا ہے- پسلی اندر کی طرف مڑ جانے کو عام طور پر لوگ اس طرح بھی اظہار کرتے ہیں کہ پسلی چل رہی ہے- حکومت نے اس بات کا انتظام کیا ہے کہ ماؤں کو' رشتہ داروں کو' مذہبی واعظوں کو' لیڈی ہیلتھ آفیسرز کو' اور نرسز وغیرہ کو یہ بات سمجھائی جارہی ہے کہ نمونیا کی تشخیص کے لئے سانس کی رفتار اور نیچے کی پسلیوں کا سانس لیتے ہوئے اندر کی طرف مڑنا ضرور دیکھا جائے کیونکہ یہ ایسی علامات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بچے کو نمونیا ہو گیا ہے- اور جونہی اس بات کا پتہ چلے بچے کو کسی مستند ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہئے- اس مستند ڈاکٹر نے یہ بھی بتایا کہ تربیت کے لئے اخبارات بھی استعمال کئے جارہے ہیں- ریڈیو اور ٹی- وی کا بھی فائدہ اٹھایا جارہا ہے- اور اس ساری تربیت کے سلسلے میں انہوں نے اس خوشی کا اظہار کیا کہ فیملیز نے اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لیا ہے- صرف ڈاکٹر صاحبان کو یہ بات سمجھ آ جانی چاہئے کہ ان دو علامات سے وہ جان سکتے ہیں کہ بچے کو نمونیا ہو گیا ہے- وہ کہتے ہیں کہ اگر ان دو علامات کو دیکھ کر بچے کی طرف توجہ دی جائے تو نمونیا سے ہونے والی اموات کی شرح ۵۰ فیصد کم کی جاسکتی ہے-

اس کالم میں جو نئی بات پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ نمونیا کی تشخیص ایکسرے کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور جو دو علامات بتائی گئی ہیں ہر شخص اس کی طرف توجہ کر کے اس بات کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ بچے کو نمونیا ہے یا نہیں- اور اگر یہ بات سمجھ میں آئے کہ بچے کو نمونیا ہے تو اسے فوری طور پر کسی مستند ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے لے جانا چاہئے- خدا کرے کہ ہمارے سب لوگ ان دو علامات کو یاد رکھیں اور بوقت ضرورت ان پر توجہ دیں تاکہ بچوں کی نمونیا سے شرح اموات میں مزید کمی آسکے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خودنوشت حالات ——— بذریعہ عزیزہ خورشید صاحبہ کراچی

محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ

محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ لجنہ کی ابتدائی ۱۴ ممبرات میں سے تھیں۔

انہوں نے درج ذیل حالات زندگی خود مجھے لکھوائے۔ عزیزہ خورشید

میں ۲ جنوری ۱۹۰۱ء کو بمقام سڑک دھونی ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئی۔ میرے والد صاحب کا نام چوہدری حبیب احمد صاحب تھا۔ میرے والد صاحب نے براہین احمدیہ حصہ اول کو پڑھ کر حضرت بانی سلسلہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

میں نے احمدیت میں آنکھ کھولی۔ میری عمر کا آٹھواں سال تھا۔ میں اپنی والدہ اور بہنوں کے ساتھ قادیان آئی۔ مارچ ۱۹۰۸ء میں میری بڑی ہمشیرہ سکینہ بیگم کا نکاح حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری سے پڑھا۔ میں اپنی والدہ اور بہنوں کے ساتھ اس کمرے میں رہی جو حضرت نواب صاحب محمد علی صاحب کے مکان کے ساتھ ملحق تھا۔ اور غالباً "دلہنوں والا کمرہ" مشہور تھا۔ میری بڑی بہن سکینہ بیگم کا رخصتانہ بھی وہیں سے ہوا۔ کچھ مدت کے بعد غالباً پندرہ بیس روز کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد کے مطابق ہم سب پیر سراج الحق نعمانی کے چوبارے پر چلے گئے۔ دو ماہ رہائش کے بعد وطن واپس آگئے۔ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وصال ہوا۔ تو آٹھ دن بعد میری والدہ بھی فوت ہو گئیں۔ اگرچہ میری عمر اس وقت بہت چھوٹی تھی۔ مگر مجھ میں قادیان کی محبت عشق کی حد تک سرایت کر چکی تھی۔ وہ محبت اور عشق مجھے قادیان اپنی ہمشیرہ کے پاس کھینچ لایا۔ انہوں نے مجھے نصرت گرلز ہائی سکول میں داخل کر دیا۔ اس وقت یہ سکول ڈاکٹر نور بخش صاحب کے مکان جو شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے مکان کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ اس میں دو کچے کمرے بنے ہوئے تھے' اس میں تھا۔ میں چوتھی جماعت تک پہنچی تھی۔ کہ میرے والد صاحب مجھے واپس لے گئے۔ میں اور میری بہن اپنی اپنی جگہ پر تڑپتے رہے۔ میں اپنے وطن میں پریشان تھی۔ اور آپا قادیان میں پریشان تھیں۔ ہمارا گاؤں شہر سے قریباً دو میل پر واقع تھا۔ ڈیرہ دون اور چکرانے کی سڑک ہمارے گاؤں کے قریب سے گزرتی تھی۔ دن رات یہ سڑک چلتی رہتی تھی۔ مگر میرا دل وہاں بالکل نہ لگتا تھا۔ میرے دل و دماغ پر ہر وقت قادیان چھایا رہتا تھا۔ جوں توں کر کے دن گزارے۔ ہر وقت دعائیں کرتی رہتی تھی کہ یا اللہ مجھے قادیان لے چل۔ پڑھائی بھی بند ہو چکی تھی۔ اس کا غم الگ رہتا تھا۔ آخر کار ۱۹۱۴ء کا آغاز ہوا۔

حکیم مولوی غلام محمد صاحب سے ۱۹۱۵ء کے آغاز میں میرا نکاح ۵۰ روپے مہر پر ہو گیا۔ اور میں جولائی ۱۹۱۶ء میں قادیان میں آکر مطمئن ہو گئی۔ بالکل درویشانہ زندگی تھی۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کو (اللہ جزادے) کے سوا کچھ نہیں ملتا تھا۔ بلکہ مریضوں کو دوائیں بھی اپنے پاس سے دینا پڑتی تھیں۔ (-) کے مطابق کئی کئی دن چولہا گرم نہ ہو سکتا تھا۔

۱۹۱۸ء کے شروع میں مولوی شیر علی صاحب نے مجھے دس روپے ماہوار پر نصرت گرلز ہائی سکول میں دوسری جماعت کو پڑھانے کے لئے ملازم کرا دیا۔ اور چندہ کٹ جانے کے بعد ایک مستقل آمد کی صورت ہو گئی جو ۹ روپے ۶ آنے تھی۔

جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جائیداد کو سلسلہ کے لئے وقف کرنے کی تحریک کی۔ تو میں نے اپنا نصف مکان وقف کیا تھا۔ جو کہ تاریخ لجنہ جلد اول میں چھپ چکا ہے۔ ۱۹۲۶ء میں ۲۱ فروری کو میرے میاں وفات پا گئے۔ صبح ۸ بجے بروز پیر کا دن تھا۔ اور میں حیران تھی۔ کہ اب زندگی کس طرح بسر ہو گی۔ ۱۹۲۴ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مدرستہ الخواتین کا اجراء فرمایا۔ اور میری تنخواہ مجھے وظیفے کے طور پر دے کر مجھے اس مدرسہ میں داخل کر لیا۔ بیمار خاوند کی تیمارداری اور بچوں کی نگرانی میرے لئے بڑا بار تھا۔ جب تک مولوی صاحب زندہ رہے۔ اتنا عرصہ مجھے بچوں کی نگرانی کی فکر نہ تھی۔ اور میں اطمینان سے پڑھائی میں مشغول رہی۔ ان کی وفات کے بعد مشکلات کا ایک دروازہ میرے لئے کھل گیا۔ جس کو خداوند کریم نے اس طرح دور کر دیا۔ کہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے مجھے بلوایا اور فرمایا کہ میرے پاس الگ مکان میں رہو اور میری بیٹی امتہ الودود کو پڑھایا کرو۔ جس مکان میں مجھے رہنا تھا اس کا ایک دروازہ کوٹھی کے اندر کھلتا تھا اور ایک باہر کھلتا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے آسانی پیدا کر دی۔ پہلے بھی میں کسی کے گھر نہیں جایا کرتی تھی۔ اور اب تو میں نے یہ عہد کر لیا تھا۔ کہ کسی ایسے گھر میں نہ جاؤں گی۔ جہاں مرد ہوں۔

اب میرا اٹھنا بیٹھنا۔ آنا جانا صرف دار تک محدود ہو کر رہ گیا۔ فالتو وقت میں حضرت اماں جان کے پاس گزارتی تھی۔ حضرت اماں جان مجھ سے اور میرے بچوں سے بہت ہی محبت کرتی تھیں انہی کی دعاؤں کا ثمرہ میں نے پایا اور میرے بچوں نے پایا۔ میں نے اپنی ساری عمر خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدموں میں گزاری ہے۔

تقسیم ہند کے وقت ایک سال کے لئے سکول سے چھٹی لے کر کراچی اپنی بیٹی کے پاس رہی مگر میرا دل ہر وقت خاندان پاک سے چمٹا رہا۔ انہی دنوں بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کے ساتھ تعاون کر کے میں نے کراچی کے ۲۶ حلقے بنائے۔ اب خدا کے فضل سے کچھ مزید حلقے بن گئے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے بڑی فعال لجنہ وہاں قائم ہے۔ میں اپنے گھر سے کچھ حصہ ٹرام پر زیادہ تر پیدل چل کر بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کے گھر آیا جایا کرتی تھی۔ وہاں سے ان کو ساتھ لے کر حلقوں میں جا کر اجلاس کروایا کرتی تھی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ مجھے اس نے لجنہ کے آغاز سے لے کر آج تک کچھ نہ کچھ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ۱۹۲۸ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے جلسہ سیرۃ کے لئے مجھے امرتسر جانے کا ارشاد ہوا جہاں میں نے خرابی طبیعت کے باوجود ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کرنے کی سعادت پائی۔

مئی ۱۹۲۸ء میں مولوی کلاس کا امتحان ہونا تھا میں نے امتحان تو دے دیا۔ مگر منطق کے پرچے میں رہ گئی۔ میری ساتھنیں آگے نکل گئیں اور میں پیچھے رہ گئی۔ دوبارہ میں نے محمد اسماعیل صاحب جلالپوری سے منطق کا مضمون پڑھا اور اگلے سال پھر امتحان دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کامیاب کر دیا۔ پھر نصرت گرلز سکول میں لگ گئی۔ اب مجھے اٹھارہ روپے تنخواہ ملی تھی۔ ان دنوں سکول محلہ دارالفضل میں چوہدری غلام حسین صاحب کے مکان میں تھا۔ اور اب اس کے مینیجر چوہدری غلام محمد صاحب تھے۔ ۲۰ سال تک میں نے اسی تنخواہ پر کام کیا ۱۹۳۰ء میں نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے حکیم محمد عمر صاحب کی عمارت خرید لی گئی۔ اور سکول کو اپنی عمارت مل گئی۔ اب خدا کے فضل سے یہ سکول ہائی سکول تھا۔ اور ساتھ ہی دینیات کالج اور ایف اے۔ بی۔ اے کلاسیں بھی تھیں مجھے سن تو یاد نہیں جب استانی فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی غلام محمد صاحب مربی ماریشس کو ایک نیا گریڈ ملا۔ اور انہوں نے جو گریڈ چھوڑا وہ مجھے ملا۔ یہ ۵۰ — ۵۴ کا تھا۔

میرے بیٹے غلام احمد عطا نے جب میٹرک پاس کر لیا۔ تو میں نے اسے کہا۔ کہ تمہارے ابا نے تمہیں وقف کیا ہوا تھا۔ اب جو تمہاری مرضی ہو۔ میرے بچے نے سن کر فوراً اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ بی۔ ایس سی تک میں نے اسے خود امرتسر خالصہ کالج میں زراعت کا مضمون دلا کر پڑھایا۔ ایم۔ ایس۔ سی اس نے لیگریکلچر لائل پور سے پاس کی۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت الثانی نے ۱۹۴۷ء میں سندھ کی زمینوں پر مینیجر بنا کر بھیج دیا۔ جہاں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے کام میں حضرت صاحب کی خوشنودی حاصل کرتا رہا۔ اور کئی بار انعامات سے نوازا گیا۔ آجکل وہ ربوہ میں ہے۔ اور وکیل الزراعت کی ڈیوٹی اس کے سپرد ہے۔

آخر میں میں اپنے محسنوں کی شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے میرے ساتھ نہایت ہی اچھا سلوک کیا اور میری زندگی نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ بسر ہوئی۔ حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے مجھے بہنوں کی طرح اپنے پاس رکھا۔ اور میرے بچوں کو اپنے بچے سمجھا۔ قادیان ہی سے میرے دورے لجنات کے شروع ہو گئے تھے۔ میں بٹالے۔ امرتسر لاہور دینانگر اور اردگرد کے دیہات کا دورہ کرتی رہتی تھی۔ کئی کئی دن اور راتیں باہر ہی گزر جاتی تھیں۔ مگر مجھے بچوں کا فکر نہ ہوتا تھا۔ ۱۹۴۰ء میں (حضرت امام جماعت الثانی) کے جلسہ پر میں لاہور لدھیانہ اور دہلی گئی۔ دہلی میں کرائے کے غنڈوں نے جماعت احمدیہ کی مستورات پر حملہ کرنا چاہا جس سے ہماری غیر از جماعت بہنیں گھبرائیں۔ حضرت امام جماعت الثانی نے پہلے ان بہنوں کو گھر بھجوایا اور پھر احمدی مستورات کو گھر بھجوایا۔ اور امینہ بیگم بنت ڈاکٹر رشید الدین صاحب پنڈال سے سب سے آخر میں آئیں۔ عورتوں کی حفاظت کے لئے دوہری قنات لگائی گئی تھی۔ مگر پھر بھی ایک پتھر مجھے بائیں شانے پر لگا۔ وہ جگہ اب بھی کبھی کبھی درد کرتی ہے۔ جس وقت ہم کار میں گھر جا رہی تھیں میں نے دیکھا۔ وہ سڑک پر جھولیوں میں پتھر بھرے ہوئے دونوں طرف کھڑے تھے اور بے تحاشہ پتھر مار رہے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی صاحبزادیوں کے جہیز کے برتن اس طرح نواب عبداللہ خانصاحب کی صاحبزادیوں کی شادیوں کی بہت سی اشیاء میرے ہاتھوں خریدی گئیں۔ اور پھر جہیز کی فہرست بھی میں نے بنائی۔ یہ بطور شکریہ کے بیان کر رہی ہوں۔

غرض میری زندگی ان بزرگوں میں باغ و بہار تھی' صاحبزادی امتہ المتین کی پیدائش پر میں ایک مرغی کا چوزہ لئے کھڑی تھی کہ کس سے ذبح کراؤں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اور حضرت ڈاکٹر ماموں جان (حضرت میر محمد اسماعیل صاحب) حضرت اماں جان کے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا میں جنگ بندی کا حکم

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے چیچنیا میں فوجی کارروائیاں روک دینے کا حکم دے دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود روسی فوج کی کارروائیاں جاری ہیں۔ روسی صدر مسٹر یلسن نے دارالحکومت گروزنی پر بمباری بند کرنے کا حکم دیا ہے اور اپنی افواج کو کہا ہے کہ اس مختصر سی ریاست میں علیحدگی پسندوں کو غیر مسلح کر دیں۔ ٹیلی ویژن پر ایک خطاب میں انہوں نے کہا کہ چیچنیا کے مسئلے کا سیاسی حل اب بھی ممکن ہے۔ صدر یلسن نے ایسی بمباری کو بھی روک دینے کا حکم دیا ہے جس کے نتیجے میں شہری آبادیاں متاثر ہوتی ہوں۔ انہوں نے زور دیکر یہ بات کہی کہ چیچنیا کے مسئلے کا سیاسی حل ابھی بھی ممکن ہے۔ انہوں نے آرمی کے افسران اور وزارت خارجہ کو ہدایت جاری کی کہ "آپ لوگوں کے سامنے ایک واضح مقصد ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسلح گروہوں کو اور ان کے ٹھکانوں کو غیر مسلح کر دیا جائے۔ وہ ہتھیار ڈال دیں اور اپنے بھاری ہتھیار تباہ کر دیں۔"

۱۱۔ دسمبر کو چیچنیا میں روسی افواج بھیجے جانے کے بعد انہوں نے اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ چیچنیا کے مسلم گروپوں کو روک دیا جائے۔ انہوں نے اپنی افواج کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کو ایک اہم مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے آپ لوگ روس کے آئین کی حفاظت میں ہیں اور خاص طور پر صدر کی ذاتی حفاظت میں ہیں انہوں نے کہا کہ چیچنیا روسی فیڈریشن کا جزو لاینفک ہے اور ملک کے کسی حصے کو اس سے الگ ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

تین سال قبل چیچنیا کی طرف سے یکطرفہ اعلان آزادی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چیچنیا میں جرائم کی شرح کے بڑھنے نے پورے ملک کی سلامتی کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ "آپ کی اپنی فیملی بھی ایک روز اس کا شکار ہو سکتی ہے۔"

انہوں نے کہا کہ چیچنیا کی سرحدیں کنٹرول میں ہیں اور ناجائز اسلحہ منشیات اور ناجائز دولت کی آمد و رفت روک دی گئی ہے۔ اور جتنی جلد ہو سکے گا گروزنی (دارالحکومت) کو جرائم پیشہ عناصر سے پاک کر دیا جائے گا۔ اور امن و امان بحال کر دیا جائے گا۔

☆○☆

روس / پاکستان کیلئے اسلحہ

پاکستان میں مقیم روسی سفیر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ روسی وزیراعظم کی طرف یہ بیان غلط طور پر منسوب کیا گیا ہے کہ روس پاکستان کو اسلحہ فراہم نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے دورۂ روس کے دوران پاکستان اور روس کے درمیان اسلحہ کی فراہمی کے ایک معاہدے پر دستخط کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ باہمی تعاون کا بھی معاہدہ ہو گا۔ اس معاہدے کا مسودہ اسلام آباد میں روسی سفارت خانے نے پاکستان دفتر خارجہ کی مدد سے مکمل کر لیا ہے۔

روسی سفارت خانے کے ترجمان نے بتایا کہ جن دنوں روسی وزیراعظم بھارت کا دورہ کر رہے تھے اس وقت روس کا ایک فوجی وفد اسلام آباد میں موجود تھا۔ اس وفد نے پاکستانی حکام کو اسلحہ کی فروخت کی پیشکش کی تھی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں۔

☆○☆

اسرائیل کی امیدیں

گذشتہ دنوں اسرائیل کے وزیراعظم نے خلیج کی ایک ریاست اومان کا خفیہ دورہ کیا۔ دورہ کے بعد اس کا اعلان کر دیا گیا کہ اسرائیلی وزیراعظم اومان گئے تھے۔ ان کے اس دورے پر اگرچہ خاصی حیرانی کا اظہار کیا گیا۔ لیکن مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے ساتھ صلح کا جو عمل جاری ہے اس کے پیش نظر ایسا کوئی دورہ اب زیادہ حیران کن نہیں رہا۔ اسرائیل کے وزیراعظم نے امید ظاہر کی ہے کہ ان کے اس دورے کے نتیجے میں مستقبل قریب میں مشرق وسطیٰ میں امن کی طرف زیادہ نمایاں پیش رفت ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں کئی مقامات پر اب راستے کھل رہے ہیں۔ انہوں نے اومان کے حکمران کی جرات اور بصیرت پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ وہ خلیج کے پہلے حکمران ہیں جنہوں نے اسرائیلی لیڈر کی میزبانی کی۔ اس دورہ سے مشرق وسطیٰ میں امن کی پیش رفت میں نمایاں حوصلہ افزائی ہو گی۔

اسرائیل کے ابھی تک چھ خلیجی ریاستوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی سرکاری روابط نہیں ہیں۔ ان ریاستوں میں اومان، قطر، بحرین، سعودی عرب، کویت اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ اسرائیل کے ٹیلی ویژن نے بتایا ہے کہ ۱۹۹۵ء کے آغاز میں تل ابیب اور اومان کے دارلحکومت مسقط میں باہمی مفادات کا سیکشن قائم کر دیا جائے گا۔ اس سیکشن کے قیام کا مقصد باضابطہ سفارتی اور تجارتی تعلقات کے قیام کی راہ ہموار کرنا ہے۔

مسٹر رابن اسرائیلی ائرفورس کے ایک جہاز پر خفیہ طور پر مسقط پہنچے اور سلطان قابوس سے باہمی دلچسپی، دو طرفہ معاملات اور مشرق وسطیٰ میں امن کے موضوعات پر بات چیت کی۔

یاد رہے کہ چند ماہ قبل خلیج تعاون کونسل کی طرف سے اسرائیل کے ساتھ تجارتی پابندیاں ختم کر دی گئی تھیں۔ یہ گویا اسرائیل کو اشارہ تھا کہ وہ باہمی تعلقات قائم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس وقت تک کسی بھی عرب ملک نے اسرائیل کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم نہیں کئے۔ اب ان تمام عرب ممالک میں سے اومان پہلا ملک ہو گا جو اسرائیل کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کر لے گا۔

اومان کے سربراہ سلطان قابوس عرب دنیا میں ایک روشن خیال اور ترقی پسند حکمران سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان کی قیادت میں اس خلیجی ریاست نے دیگر ہمسایہ ریاستوں کے مقابلے پر نمایاں طور پر ترقی کے مراحل طے کئے ہیں۔ ملک میں تعلیم کی طرف خصوصی زور دیا جاتا ہے۔ ملک کی حاکمیت اگرچہ سلطان قابوس کے ہاتھ میں ہے۔ اور قطعی فیصلوں کا اختیار وہی رکھتے ہیں لیکن منتخب پارلیمنٹ میں اہم مسائل پر بحث و تمحیص کی جاتی ہے۔ ملک میں ہر قسم کے جدید وسائل لائے جا رہے ہیں اور تعمیر و ترقی سڑکوں اور سامان رسل و رسائل کے اعتبار سے اس کو ایک جدید ترقی یافتہ ملک کا روپ دیا جا چکا ہے۔ اور ترقی کا یہ عمل پوری منصوبہ بندی کے ساتھ ہر سمت میں جاری ہے۔

☆○☆

ملائیشیا / کرپشن

ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے گذشتہ روز بتایا کہ ملک میں ترقی کا عمل جس وسیع پیمانے پر جاری ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ملک میں کرپشن کی حدود کم کی جا چکی ہیں اور اس وقت بہت تھوڑی بدعنوانی باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ملک میں کرپشن کی شرح بڑھی ہوئی ہوتی تو یہ کیسے ممکن تھا کہ ہم گذشتہ سات برسوں میں سے ترقی کی آٹھ اعشاریہ پانچ (۸٫۵ %) شرح برقرار رکھ سکتے۔

ملائیشیا کے وزیراعظم کے یہ ریمارکس اس وقت سامنے آئے ہیں جب ملک کے تجارت اور صنعت کے وزیر افید اعزیز کے بارے میں بتایا گیا کہ ان کے خلاف کرپشن کے الزمات میں تحقیقات ہو رہی ہے۔ ان پر الزام ہے کہ

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۵

صحن میں ٹہل رہے تھے۔ مجھے پوچھا۔ کہ کیوں کھڑی ہو۔ میں نے وجہ بیان کر دی۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ خود ذبح کرو۔ تمہارا ذبح کیا ہوا میں کھاؤں گا۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ماموں جان فرمایا کرتے تھے۔ اس کو عورت کون کہتا ہے یہ تو سوا مرد ہے۔ ممانی جان امتہ اللطیف صاحبہ اور ممانی جان شوکت صاحبہ میرے ساتھ بہت ہی محبت اور شفقت کا برتاؤ کیا کرتی تھیں۔

۔ ہمیں تم سے بہت محبت ہے۔ حضرت نانی اماں جب فوت ہوئیں تو حضرت اماں جان اور اس ناچیز اور مائی امیر بی بی نے ان کو غسل دیا تھا حضرت نانی اماں کے کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں۔ وہ حضرت اماں جان نے مائی امیر بی بی کو پہنا دی تھیں۔ حضرت ماموں جان ان کی بیگمات اور بچے باہر تھے۔ اندر تشریف لائے۔ حضرت ماموں جان نے آتے ہی نانی اماں سے پاؤں کی طرف کا بند کھول کر پاؤں ننگے کر کے پاؤں اپنے سر پر رکھ لئے۔ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

میں لکھنے لگوں تو ایک موٹی ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ مگر طوالت کے ڈر سے اسی پر اکتفا کرتی ہوں میں سوچا کرتی ہوں کہ میمونہ تُو نے کتنا اعلیٰ درجہ کا سنہری زمانہ پایا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا چہرہ مبارک دو ماہ تک روزانہ دیکھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کا زمانہ امامت سارا دیکھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی امامت کا سارا زمانہ دیکھا اب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا زمانہ امامت دیکھ رہی ہوں۔

وفات آپ کی وفات مورخہ ۱۹۔ جون ۱۹۸۰ء کو ہوئی آپ نے یہ بھی قبولیت دعا کے ضمن میں فرمایا تھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے میری ہر دعا کو شرف قبولیت سے نوازا۔ جب میرے بیٹے غلام احمد عطا کے ہاں ۴ سال تک اولاد نہ ہوئی۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز و الحاح سے دعائیں کیں۔ تب خدا تعالیٰ نے مجھے ایک خواب دکھایا کہ میرے گھر کے برآمدے کے سامنے ایک پودا لگا ہوا ہے۔ جو میرے دیکھتے دیکھتے ہی بڑا ہو تا گیا۔ حتیٰ کہ اسے پھل بھی آ گئے۔ اور میں نے دیکھا کہ اسے بڑے بڑے اور خوبصورت۔ نہایت خوشبودار پھل آئے۔ جو تعداد میں ۷ یا ۸ تھے۔ ہر پھل کی علیحدہ خوشبو اور علیحدہ رنگ تھا۔ اس کی تعبیر میں نے یہی نکالی اور سمجھ لیا۔ کہ خدا تعالیٰ میرے بیٹے کو اتنے ہی بیٹے دے گا۔ چنانچہ بفضل خدا میرے بیٹے کے ہاں ۷ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں ان میں سے ۵ ڈاکٹر ہیں ایک وکیل اور ایک انجنیئر ہے۔

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح

○ مکرمہ عزیزہ منیبہ سلیم صاحبہ بنت مکرم سلیم الدین سیف صاحب دنیا پور کا نکاح مکرم ملک نذر احمد خان صاحب ولد مکرم ملک بشارت احمد خان صاحب آف خان پور کے ساتھ مکرم ملک شمس الحق خان صاحب نے مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر بمورخہ ۲ نومبر ۱۹۹۴ء کو پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بہت مبارک بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ اہلیہ مستری اللہ رکھا صاحب جو مکرم صلاح الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید محلہ دار البرکات ربوہ کی والدہ تھیں بعمر ۷۷ سال مورخہ ۹۴-۱۲-۱۱ کو اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

طلبہ راہنمائی حاصل کریں

○ وہ احمدی طلبہ جو یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا میں داخلہ لے رہے ہوں۔ مزید راہنمائی کے لئے نظارت تعلیم ربوہ سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

نمایاں اعزاز

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ جونیئر سیکشن کے مندرجہ ذیل طلباء و طالبات نے قصیدہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) (عربی) مکمل یاد کر کے اسناد امتیاز حاصل کیں ہیں۔

۱۔ عزیزہ مدثرہ سعید بنت مکرم محمد سعید جاوید صاحب

۲۔ عزیزم جنتہ الرحمان ابن مکرم ولی الرحمان صاحب

۳۔ عزیزم محمد عمران ابن مکرم رائے اللہ بخش صاحب

۴۔ عزیزہ مہناز رفعت بنت مکرم منیر احمد بسمل صاحب

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس قصیدہ کی برکات سے نوازے۔ اور دینی ہو یا دنیاوی ہر میدان میں نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔

(ناظر تعلیم)

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ نصرت بیگم صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ مکرم کرامت اللہ صاحب)

محترمہ نصرت بیگم صاحبہ وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم کرامت اللہ صاحب ولد مکرم عطاء اللہ صاحب سکنہ مکان نمبر ۱/۷ دار الصدر شمالی ربوہ، قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر ۱۱/۱۶ دار الصدر ربوہ میں سے ان کا حصہ برقبہ ۱۰ مرلے (کل رقبہ دو کنال ۱۱ مرلے) درخواست دہندہ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم کامران اللہ صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم عمران اللہ صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرمہ مدیحہ کنول صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرم نعمان اللہ صاحب (بیٹا)
۶۔ مکرم عطاء اللہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات کی کامیابی

○ طالبات جامعہ نصرت ربوہ نے گورنمنٹ کالج برائے خواتین سرگودھا میں بین الکلیاتی تقریبات منعقدہ ۱۴۔ نومبر تا ۱۶ نومبر ۹۴ء میں شرکت کی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل انعامات حاصل کئے۔

عزیزہ قمر آراء چیمہ مقابلہ نظم میں اول

عزیزہ رابعہ علیم انگریزی مباحثہ میں دوم

عزیزہ فریدہ بشریٰ پنجابی مباحثہ میں، عزیزہ صادقہ انیسہ مقابلہ حسن قرات میں اور عزیزہ امتہ القیوم اسلامی مذاکرہ میں انعام حوصلہ افزائی کی حقدار قرار پائیں۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کے زیر اہتمام منعقدہ بین الکلیاتی تقریبات میں عزیزہ عقیلہ ثوبیہ نے اسلامی مذاکرہ میں تیسرا انعام حاصل کیا۔ اور عزیزہ سعدیہ انجم نے نظم میں اور عزیزہ سعدیہ بشریٰ نے غزل میں انعام حوصلہ افزائی حاصل کیا۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن لندن کے پروگرام

بدھ ۴ جنوری ۱۹۹۵ء

☆ 4-30
○ تلاوت
☆ 4-45
○ مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
☆ 6-00
○ ملاقات- ترجمہ قرآن کلاس
☆ 7-00
○ نظم
☆ 7-10
○ دینی آداب و اخلاق- قسط نمبر ۱۴- از مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد
☆ 7-40
○ نظم
☆ 7-45
○ دلبر مرا یہی ہے- قسط نمبر ۲- از مکرم ہادی علی چوہدری صاحب
☆ 8-05
○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی نظم- از مکرم محمد عصمت اللہ صاحب
☆ 8-25
○ اسیران کی رہائی- آمد اور استقبالیہ لندن میں
☆ 9-10
○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منتخب احادیث
☆ 9-20
○ صداقت کیلئے آسمانی نشان- خطاب انگلش از پروفیسر صالح الہ دین صاحب
☆ 9-40
○ نظم
☆ 9-57
○ کل کے پروگرام
☆ 10-00
○ اختتام

جمعرات ۵ جنوری ۱۹۹۵ء

☆ 4-30
○ تلاوت
☆ 4-45
○ مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
☆ 6-00
○ ملاقات- ترجمہ قرآن کلاس
☆ 7-00
○ نظم
☆ 7-10
○ تاریخ کا ایک ورق از مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق
☆ 7-40
○ نظم
☆ 7-50
○ طبی معالات- از مکرم ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
☆ 8-20
○ نظم
☆ 8-25
○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منتخب احادیث
☆ 8-35
○ نظم
☆ 8-45
○ حضرت امام جماعت احمدیہ کی عرب نمائندوں سے ملاقات
☆ 9-45
○ نظم
☆ 9-55
○ کل کے پروگرام
☆ 10-00
○ اختتام

بقیہ صفحہ ۶

انہوں نے اپنے داماد کی تجارتی فرم کو غیر معمولی اور ناجائز طور پر فوائد پہنچائے۔ وزیر اعظم سے جب اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اپنے وزیر کا دفاع کیا اور کہا کہ ان کے اقدامات میں کوئی غیر قانونی بات نہیں ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ کسی بھی شخص کے کرپشن میں ملوث ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کوئی قطعی رائے قائم کرنے سے پہلے ہمیں یہ طے کرنا ضروری ہے کہ عدالت اس بارے میں کیا کہتی ہے۔ ضروری ہے کہ عدل کا نظام اپنا عمل مکمل کرے اس کے بغیر کوئی رائے زنی غیر مناسب بات ہو گی۔

وزیر اعظم نے کہا کہ ملک میں بدعنوانی کی تحقیقات کا کام طاقتور انٹی کرپشن ایجنسیوں اور عدالتوں کے ہاتھوں میں ہے اگر کسی وزیر کے خلاف کوئی الزام ہے تو یہ انٹی کرپشن ایجنسیوں اور عدالتوں کا کام ہے کہ وہ اس بارے میں فیصلہ کریں۔

مسٹر رفیدا جو ملک میں اور غیر ممالک میں اپنی بے باک گفتاری اور تجارتی میدان میں مہارت کے سبب مشہور ہیں ان پر الزام ہے کہ انہوں نے ۱۵ لاکھ کے حصص اپنے داماد کی فرم کو غیر قانونی طور پر منتقل کر دیئے ہیں۔

☆ OOO ☆

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 3- جنوری-1995ء
سردی کی شدت جاری ہے
درجہ حرارت کم ازکم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے ایک مسودہ قانون کی منظوری دی ہے جس کے تحت پارلیمنٹ میں ہلڑ بازی کرنے صدر وزیر اعظم سپیکر اور چیئرمین سینٹ کو دھمکی دے کر ایوان کو سبوتاژ کرنے والوں کو ۷ سال کے لئے نااہل قرار دیا جاسکے گا۔ وفاقی کابینہ نے اس قانون کی منظوری دے دی ہے یہ قانون منظوری اور نفاذ کے لئے جلد قومی اسمبلی اور سینٹ میں پیش کیا جائے گا۔

○ گوجرانوالہ سے فیصل آباد جانے والی فلائنگ کوچ میں بم کا دھماکہ ہونے سے دو- افراد ہلاک اور ۲۲ زخمی ہو گئے۔ دھماکہ سے چند لمحے قبل بد قسمت کوچ نے پولیس چیک پوسٹ کراس کی۔ دھماکے سے کئی مسافروں کی ٹانگیں اور بازو ٹوٹ گئے۔ اعضا کٹ گئے۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ قریب سے گزرنے والے تانگے کی دو سواریاں بھی زخمی گئیں۔ یہ دھماکہ شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ پر موضع بیگ پور کے قریب دن کے ساڑھے بارہ بجے پیش آیا۔ دھماکہ کوچ کے پچھلے حصہ میں ہوا۔

○ وزیر بجلی و توانائی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے بتایا ہے کہ ملک بھر میں ۳۱ جنوری سے لوڈشیڈنگ ختم کر دی جائے گی۔ کراچی میں لوڈشیڈنگ پر قابو پالیا گیا ہے۔ اب اسلام آباد میں بھی نہیں ہوگی۔ بجلی کی پیداوار میں ۵۰۰ میگاواٹ کی کمی ۳۱ جنوری تک پوری کر دی جائے گی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے حکومت کو ۶ نکاتی فارمولا پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی نکتہ مان لیا جائے۔ یا تو اسمبلی کے قاعدہ نمبر ۹۰ کو ختم کر دے یا اس میں ترمیم کر دے دونوں راستے منظور نہ ہوں تو عدالت سے رجوع کرلے عدم اعتماد اور استعفیٰ کی بھی پیشکش کی گئی ہے۔ اگر حکومت یہ تمام اقدامات نہیں کرنا چاہتی تو رولنگ کو تسلیم کرلے اور بحران ختم کر دے۔ سپیکر موصوف نے یہ فارمولا ان وزراء کو پیش کیا جو ان کے پاس اس غرض سے آئے تھے کہ سپیکر اسیر اراکین قومی اسمبلی کو عدالت میں لانے کے بارے میں اپنی رولنگ پر نظر ثانی کریں سپیکر نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

○ صدر اور وزیر اعظم کی طویل ملاقات میں اپوزیشن کا تعاون حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وہ اپوزیشن سے ہر موضوع پر بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ مذاکرات نتیجہ خیز ہوئے تو ایم کیو ایم کے تمام مطالبات تسلیم کرلئے جائیں گے۔

○ کوٹ ادو پاور سٹیشن کی نج کاری کے خلاف مزدوروں نے مظاہرہ کیا اور گیٹ بند کر دیئے۔ ہڑتالی کیمپ میں بھوک ہڑتال کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ لیبر یونین نے کہا ہے کہ اگر حکومت نج کاری سے باز نہ آئی تو ملک بھر کی بجلی بند کر دیں گے۔

○ اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ تحریک نجات ایوانوں عدالتوں اور سڑکوں پر جاری رہے گی۔ عوام جلد خوشخبری سنیں گے۔ حکومت کا خاتمہ قریب ہے۔ وہ خود ہی لوگوں کو سڑک پر لے آئی ہے۔ تحریک عدم اعتماد کسی بھی وقت پیش کی جاسکتی ہے۔ تحریک نجات کا اگلا مرحلہ غاصب حکمرانوں کو بہا کر لے جائے گا۔

○ قومی اسمبلی کے اسیر رکن قومی اسمبلی شیخ رشید کو جب عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو مسلم لیگی کارکنوں اور پولیس میں تصادم سے ۸- افراد زخمی ہو گئے۔ پتھراؤ لاٹھی چارج اور آنسو گیس سے راولپنڈی کی کچہری میں بھگدڑ مچ گئی۔

○ شیخ رشید نے اپنے خلاف الزامات کی سماعت کرنے والے جج پر عدم اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔

○ لیہ کے قریب بینک ڈکیتی سے فرار کے بعد دونوں ڈاکو پولیس مقابلہ میں ہلاک ہو گئے۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے کہا ہے کہ تین ماہ تک حکومت کے خلاف عدم اعتماد کا کوئی امکان نہیں۔ آنکھیں بند کر کے اعتماد نہیں کریں گے دیکھیں گے کہ تحریک کون لا رہا ہے۔

○ لاہور میں برکی کے علاقے میں موٹر سائیکل چھین کر بھاگنے والا ڈاکو اپنے ہی اسلحہ کا شکار ہو کر ہلاک ہو گیا۔ اس کے دو ساتھی گرفتار ہو گئے۔

○ کراچی میں گذشتہ سال ۱۷۷۷- افراد ہلاک ہوئے فائرنگ کے ۱۱۸۲- اور ٹریفک کے ۴۱۵۸ واقعات ہوئے۔ مجموعی طور پر ۶۵۰۶- افراد زخمی اور معذور ہوئے۔

○ لاہور میں جماعت اسلامی کے ایک طالب علم کی ہلاکت کے بعد اولڈ کیمپس دوسرے روز بھی میدان جنگ بنا رہا۔ طلباء نے ڈی ایس پی کو اغوا کر لیا۔ طلباء پر زبردست لاٹھی چارج کیا گیا طلباء کی طرف سے پتھراؤ کیا گیا۔ تین طلباء گرفتار ہوئے۔ جماعت اسلامی نے پورے صوبہ میں مظاہروں کی کال دے دی ہے۔

○ کراچی میں پھر خونریزی کے واقعات ہوئے ہیں سیکیورٹی گارڈ سمیت دو افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ ایک ہفتہ تک نسبتاً سکون رہنے کے بعد یہ واقعات ہوئے ہیں۔

○ بنگلہ دیش میں اپوزیشن کی اپیل پر ملک گیر ہڑتال ہوئی بموں کے دھماکے ہوئے۔

○ ممتاز سماجی کارکن عبدالستار ایدھی اپنی بیگم کے اصرار پر جلد وطن واپس آرہے ہیں انہوں نے بیرون ملک رہنے کا فیصلہ بدل دیا ہے۔

○ نواز شریف ایک وفد کے ہمراہ بوسنیا جا رہے ہیں۔ وہ کراچی سے لندن گئے ہیں جہاں سے بوسنیا جائیں گے اور دو کروڑ روپے کی امداد بوسنیا حکومت کو دیں گے۔

○ فلور ملوں نے آٹے کے تھیلے کی قیمت ۱۰۸ روپے مقرر کر دی ہے۔ حکومتی یقین دہانی پر ایسوسی ایشن نے ہڑتال ختم کی ہے لیکن معاملہ ابھی تک حل طلب ہے۔

○ عالمی بینک نے زمینداروں پر نکاسی آب ٹیکس کا مطالبہ کر دیا ہے۔

○ راولپنڈی کی ایک عدالت نے اپوزیشن لیڈر پرویز الٰہی' ان کے ساتھیوں منظور الٰہی' چوہدری وجاہت حسین چوہدری شفاعت حسین اور گلزار احمد کو اشتہاری ملزم قرار دے دیا ہے۔ سب لوگ روپوش ہیں۔

○ حکومت نے ڈاک تقسیم کرنے کے نظام کو پرائیویٹائز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ چیچنیا روس کے لئے دوسرا افغانستان بن سکتا ہے۔ ۱۵ سال قبل بھی انہی دنوں میں روسی فوج نے افغانستان کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کیا تھا۔ اہل چیچنیا بھی دیکھنے میں افغان نظر آتے ہیں۔ پہاڑی علاقے ان کے لئے مضبوط بنکر بن جاتے ہیں۔

○ سعودی عرب نے غیر قانونی تارکین وطن کو ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ غیر قانونی طور پر مقیم افراد کو دو سال قید یا ایک لاکھ ریال جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ جو لوگ ایسے لوگوں کو ملازمتیں دیں گے ان کو ۳ ماہ قید یا ۵۰ ہزار ریال جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے جن اقدامات پر عمل کیا جا رہا ہے ان کے تحت دینی مدرسوں کی رجسٹریشن اور اکاؤنٹس کا آڈٹ ہو گا۔ دینی مدرسوں کو باقاعدہ کرنے کے لئے قانون جلد اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ بد عنوان سیاستدانوں کے احتساب کے لئے کیسوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ کراچی کے واقعات میں بھارت کے ملوث ہونے کے ثبوت ملے ہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ
رانا محمد فخر احمد
3½ تا 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ضروری اعلان

○ تمام خریداران الفضل روزنامہ اور خطبہ نمبر کیلئے واضح رہے کہ جن خریداران الفضل کے پتہ کی چٹ نمبر پر ڈاک خانہ کا پوسٹ کوڈ نہیں ہے وہ سب براہ مہربانی اپنے ڈاک خانہ کا پوسٹ کوڈ لکھ کر دفتر روزنامہ مینیجر الفضل کو بذریعہ چٹھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے پتہ کی چٹ پر کوڈ نمبر لکھ دیا جائے۔

ضروری تاکید ہے تاکہ محکمہ ڈاک کی طرف سے رکاوٹ نہ ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل - ربوہ)

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے، ۶۰ گرام ۵۷ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 04524-212434 — فیکس — 534

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

المصور پبلک کال آفس
ریلوے روڈ ربوہ
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک اور بیرون ملک فوری کال کے لئے
فون: 212311